



رسول اللہ ﷺ نہ صاحبِ عریہ کو اس کی اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے انداز سے برابر میوے کے بدلے میں بیچ ڈالے

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہ صاحبِ عریہ کو اس کی اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے انداز سے برابر میوے کے بدلے میں بیچ ڈالے صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں ”يَخْرِصَهَا تَمَرًا يَأْكُلُوتَهَا رُطْبًا“ یعنی انداز سے خشک کھجور دے کر کھانے کے لیے تازہ کھجوریں حاصل کر لیں
[صحیح] [متفق علیہ]

درخت پر لگے تازہ کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع حرام ہے، اسے ’مزانبہ‘ کہتے ہیں اس لیے کہ اس میں طرفین سے سودی اشیاء (و اشیاء جن میں سود کا حکم ہوتا ہے، جیسے سونا، چاندی وغیرہ) کی (مقدار میں) برابر ہونے میں جہالت پائی جاتی ہے لیکن بیع عرایا کو شریعت نے اس (حکم) سے مستثنیٰ قرار دیا ہے، بیع عرایا ہے کہ درخت پر موجود تازہ کھجوروں کے عوض خشک کھجور دیے جائیں، اس کی کچھ شرطیں ہیں جیسے اس کی مقدار پانچ وسق سے کم ہو وغیرہ۔ پہلے زمانہ میں درہم و دینار کی طرح رقم کم ہوتی تھی کہ کھجور پکنے کا زمانہ آتا، مدینے کے لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی تھی، لیکن ان کے پاس یہ خریدنے کے لیے نقد رقم نہیں ہوتی تھی اسی لیے آپ ﷺ نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوریں کھانے کی اجازت دی، جب کہ وہ طرفین سے برابری کو ملحوظ رکھے یعنی اگر درخت کے کھجور سوکھے جائیں تو کتنے ہوں گے اس کو خرص یعنی انداز کہتے ہیں ’بیع عرایا‘، ’بیع مزانبہ‘ کی حرمت سے مستثنیٰ ہے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6043>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

